بسم الله الرحمن الرحيم

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

(کراچی)

رئیس دارالافتاء حضرت اقدس مفتی محمد امین اعظمی حفظہ اللہ

۳۸۴۴

تاریخ الوصول ۲۷/مئی ۲۰۰۹ء، ۲/جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ — الرقم المسلسل

تاریخ الاجراء ۵/جون ۲۰۰۹ء / ۱۱/جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ — رقم الاتصال

سوال ......کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شہید کی بہت سی اقسام احادیث میں ذکر ہیں کیا وہ شخص جو گرمی کی شدت سے مرجائے وہ شہید ہے یا نہیں؟ وضاحت فرمائیں؟ بینوا توجروا

المستفتی

عبداللہ مسعود

الجواب حامداً و مصلیاً ......تتبع اور تلاش کے بعد تقریباً پچاس ایسے افراد ملے ہیں جن کو مختلف کتب میں شہداء کہا گیا ہے اور ان میں اکثر وہ شہداء ہیں جن کا ذکر احادیث میں موجود ہے اور ان تمام شہداء کے مجموعے سے دو اصول سمجھ میں آتے ہیں، ایک اصول یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو کسی دینی فکر میں مرجائے تو وہ شہید ہے جیسا کہ وہ طالب علم جو کہ علم شرعی کی طلب میں مرجائے یا وہ شخص جو اللہ کے راستہ میں بستر پہ مرجائے یا وہ شخص جو کہ امت کے فساد کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھام لے وغیرہ وغیرہ اور دوسرا اصول یہ ہے کہ جو شخص ناگہانی موت مرجائے تو وہ شہید ہے جیسا کہ پانی میں غرق ہو کر مرگیا یا جس کو درندوں نے مار کر قتل کردیا ہو یا وہ شخص کہ جس نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا اور اس کی موت واقع ہوگئی ہو وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں وہ شخص جو کہ گرمی کی شدت سے مرجائے وہ بھی ناگہانی موت میں داخل ہے اور ان شاء اللہ شہید اخروی ہے۔

لمافی فتح الباری(۶/۳۳،۳۴): ......ويحتمل أن يكون أراد التنبيه على ان الشهادة لا تنحصر في القتل بل لها أسباب اخر وتلك الاسباب اختلفت الاحاديث في عددها ففي بعضها خمسة في بعضها سبعة والذى وافق شرط البخارى الخمسة فنبه بالترجمة على أن العدد الوارد ليس على معنى التحديد انتهى...... والذى يظهر انه ﷺ أعلم بالاول ثم اعلم زيادة على ذالك فذكرها فى وقت آخر ولم يقصد الحصر فى شئ من ذالك وقد اجتمع لنا من الطرق الجيدة اكثر من عشرين خصلة فان مجموع ماقدمته مما اشتملت عليه الاحاديث التى ذكرتها أربع عشرة خصلة وتقدم فى باب من ينكب فى سبيل الله حديث أبى مالك الأشعرى مرفوعا من وقصه فرسه أو بعيره أو لدغته هامة أو مات على فراشه على اى حتف شاء الله تعالىٰ فهو شهيد وصحح الدار قطنى من حديث ابن عمر موت الغريب شهادة ولا بن حبان من حديث أبى هريرةؓ من مات مرابطا مات شهيداً الحديث وللطبرانى من حديث ابن عباس مرفوعاً المرء يموت على فراشه فى سبيل الله شهيد وقال ذالك ايضاً فى المبطون واللديغ والغريق والشريق والذى يفترسه السبع والخار عن دابته وصاحب الهدم وذات الجنب ولابى داؤد من حديث ام حرام المائد فى البحر الذى يصيبه القئ له أجر شهيد وقد تقدمت احاديث فيمن طلب الشهادة بنية صادقة انه يكتب شهيداً فى باب تمنى الشهادة ويأتى فى كتاب الطب حديث فيمن صبر فى الطاعون انه شهيد وتقدم حديث عقبة بن عامر فيمن صرعته دابته وانه عند الطبرانى وعنده من حديث ابن مسعود باسناد صحيح ان من يتردى من رؤس الجبال وتأكله السباع ويغرق فى البحار لشهيد عند الله ووردت احاديث اخرى فى امور اخرى لم أعرج عليها لضعفها. قال ابن التين هذه كلها ميتات فيها شدة تفضل الله على أمة محمد ﷺ بان جعلها تمحيصا لذنوبهم وزيادة فى أجورهم يبلغهم بها مراتب الشهداء (قلت) والذى يظهر أن المذكورين ليسو فى المرتبة سواء...... ويتحصل مما ذكر فى هذه الاحاديث ان الشهداء قسمان شهيد الدنيا وشهيد الآخرة وهو من يقتل فى حرب الكفار

Scanned by CamScanner

مـقبلاً غيـر مـدبر مخلصاً وشهيد الاخرة وهو من ذكر بمعنى انهم يعطون من جنس أجر الشهداء ولا تجرى عليهم احكامهم فى الدنيا۔

وكمافى تكملة فتح الملهم (٣/٢٦٢،٣٦٣)

وكمافى الشامية(٢/٢٥٢)

والله تعالىٰ اعلم بالصواب

كتبهٗ

احسان الله

دارالافتاء جامعه دارالعلوم ياسين القرآن

دارالافتاء

جامعة دار العلوم ياسين القرآن

١٦ جمادى الثانية ١٤٣٠

10 JUN 2009

رئيس دارالافتاء

العلامة الشيخ المحدث

المفتى السيد نجم الحسن الامروهوى

جامعة دار العلوم ياسين القرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

(کراچی)

رئیس دارالافتاء حضرت اقدس مفتی سید نجم الحسن امروہوی مدظلہ

تاریخ الوصول ۲۴/جنوری ۲۰۰۹ء، ۲۶/محرم الحرام ۱۴۳۰ھ — الرقم المسلسل ۳۵۲۲

تاریخ الاجراء ۳۰/جنوری ۲۰۰۹ء / ۳/صفر المظفر ۱۴۳۰ھ — رقم الایصال ۱۴۸۶

سوال......کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک ڈرائیور لڑکیوں کو لے کر یونیورسٹی جاتا ہے اور پھر واپس بھی لاتا ہے۔ ابتدا میں گاڑی میں ایک لڑکی آکر بیٹھتی ہے پھر چند لمحوں کے بعد اور لڑکیاں آتی ہیں۔ جب تک اور لڑکیاں آئیں کیا اس وقت خلوت بالاجنبیہ لازم آئے گی؟ نیز ایک مرد اور دو نامحرم عورتیں یا دو مرد اور ایک نامحرم عورت ہو تو کیا خلوت بالاجنبیہ میں شامل ہے؟

المستفتی

ابوالقاسم محمد راشد

الجواب حامداً و مصلیاً......خلوت بالاجنبیہ ایسی خلوت کو کہتے ہیں جس میں کوئی عورت کسی نامحرم مرد کے ساتھ ایسی جگہ جمع ہو جہاں کوئی تیسرا نہ ہو۔ لہٰذا مسئلہ مذکورہ کی پہلی صورت میں اگر ڈرائیور نامحرم ہو، تو خلوت بالاجنبیہ لازم آئے گی۔ باقی دو صورتوں میں اگرچہ خلوت نہیں پائی جاتی لیکن آجکل غلبہ فساد اور فتنہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے احتیاط کرنا لازمی ہوگا۔

لمافی فتاویٰ اللجنة (۵۸/۱) : لا يجوز للسائق الخلوة بالنساء، فإذا أراد الذهاب بإحدى النساء يذهب معها محرم لها۔

وفی الشامية(۳۶۸/۶): أقول: وقول القنية وليس معهما محرم يفيد أنه لو كان فلا خلوة والذى تحصل من هذا أن الخلوة المحرمة تنتفى بالحائل، وبوجود محرم أو امرأة ثقة قادرة۔ وهل تنتفى أيضا بوجود رجل آخر اجنبى لم أره لكن فى امامة البحر عن الإسبيجابى يكره ان يؤم النساء فى بيت وليس معهن رجل ولا محرم، مثل زوجته وأمته وأخته فإن كانت واحدة منهن فلا يكره۔

وفيه ايضاً : والظاهر أن علة الكراهة الخلوة، ومفاده أنها تنتفى بوجود رجل آخر ......ثم رأيت فى منية المفتى مانصه: الخلوة بالاجنبيه مكروهة وإن كانت معها أخرى كراهة تحريم۔ ويظهر لى أن مرادهم بالمرأة الثقة أن تكون عجوزا لا يجامع مثلها مع كونها قادرة على الدفع عنها۔

والله تعالىٰ اعلم بالصواب

كتبهٗ

عرفان الله عفى عنه

دارالافتاء جامعه دارالعلوم ياسين القرآن

الجواب صحیح

دارالافتاء

رئیس دارالافتاء — المفتی السید نجم الحسن الامروہوی — جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

1 FEB 2009

Scanned by CamScanner